یا اللہ جل جلالہٗ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ایمانِ ابو طالب

عدم ایمان ابو طالب پر قرآنی آیات

عدم ایمان ابو طالب پر احادیث طیبہ

جناب ابو طالب سے متعلق جمہور اہلسنت کا نظریہ

پاکستان کے اکابر علماء کا نظریہ

ایمانِ ابو طالب

جناب ابو طالب سے متعلق جمہور اہلسنت کا نظریہ

اس میں شک نہیں کہ جناب ابو طالب تمام عمر حضور اکرم نور مجسم ﷺ کی حفظ و حمایت و کفایت و نصرت میں مصروف رہے اپنی اولاد سے زیادہ حضور ﷺ کو عزیز رکھا یہاں تک کہ بنو ہاشم کو مرتے وقت وصیت کی تھی کہ محمد ﷺ کی تصدیق کرو فلاح پاؤ گے،اس طرح کی بہت ساری باتیں ابوطالب کی زندگی میں ملتی ہے لیکن خود ایمان جیسی عظیم دولت سے محروم رہے۔ جس پر واضح اور روشن دلائل آئندہ سطور میں آرہے ہیں۔

ہمیں اس موضوع پر نا چاہتے ہوئے بھی لکھنا پڑ رہا ہے، جس کی وجہ جہلا پیر، اجہل نقیب، جاہل شعرا اور نوٹ خواں اور بے علم خطیب جو بنا تحقیق کیے عدمِ ایمان کے قائلین کے خلاف اس قسم کی غلیظ و جاہلانہ زبان استعمال کر رہے ہیں کہ الامان و الحفیظ اور اِن جہلا کو اتنا بھی احساس نہیں کہ اِن کی جہالت و غلاظت کی زَد میں کیسی کیسی عظیم ہستیاں آرہی ہیں۔

ایمانِ ابو طالب

جناب ابو طالب سے متعلق جمہور اہلسنت کا نظریہ

ہم مسئلہ ایمانِ ابی طالب میں بلاوجہ کفر کفر کا ڈھنڈورا پیٹ کر کافر کافر کی رٹ لگانے کے قائل نہیں ہیں، اگرچہ جمہور علماء کے نزدیک انکا ایمان ثابت نہیں، اور سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا مؤقف ہی ہمارا مؤقف ہے۔ ہم تو احتیاط اسی کو جانتے ہیں کہ اس مسئلے کو موضوعِ بحث نہ بنایا جائے۔ کیونکہ یہ مسئلہ نہ تو ضروریاتِ دین میں سے ہے۔ اور نہ ہی قطعیات کے قبیل میں سے۔ اور اسی احتیاط کی وجہ سے ہم ابو طالب کو جناب ابو طالب لکھتے اور پکارتے ہیں۔ لیکن پچھلے کچھ دنوں سے مسلسل کچھ لوگ "ایمانِ ابی طالب" کے مسئلہ کو بنیاد بنا پر اجلّہ اکابرین کی پگڑیاں اچھال رہے ہیں۔ ان پر منافقت، کفر، اور گستاخی کے فتوے لگا رہے ہیں۔

ایمانِ ابو طالب

جناب ابو طالب سے متعلق جمہور اہلسنت کا نظریہ

ضرورت اس امر کی تھی کہ اہلِسنت کا موقف دلائل کے ساتھ پیش کیا جائے تاکہ کوئی ایران کا پالتو عوام اہلسنت کو گمراہ نہ کر سکے۔ ہم نے اختصار کے ساتھ اہلسنت کا موقف دلائل وحوالہ جات کے ساتھ نقل کر دیا ہے۔ بالخصوص اولیائے کرام کے حوالہ جات بھی نقل کر دیے ہیں تاکہ ان کے نام پر چندہ بٹورنے والوں کو بتایا جا سکے کہ ان اکابر کا موقف وہی ہے جو اعلی حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ امید ہے کہ ہمارے ان دلائل کو پڑھنے کے بعد کسی بھی ذی شعور اور منصف مزاج کو مجال انکار نہ رہے گی۔ اللہ تعالی کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اپنے نبی ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے ہم سب کو مذہب حق اہلسنت و جماعت پر زندگی اور موت عطا فرمائے۔

اللھم آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

ایمانِ ابو طالب

عدم ایمان ابو طالب پر قرآنی آیات

ابو طالب کا صاحب ایمان نہ ہونا قرآن کریم کی متعدد آیات سے ثابت ہے جن کا ذکر درج ذیل ہے:

آیت نمبر 01

اِنَّكَ لَا تَهۡدِیۡ مَنۡ اَحۡبَبۡتَ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ یَهۡدِیۡ مَنۡ یَّشَآءُ ۚ

بے شک یہ نہیں کہ تم جسے اپنی طرف سے چاہو ہدایت کردو ہاں اللہ ہدایت فرماتا ہے جسے چاہے۔ (سورہ القصص: 56)

یہ آیت کریمہ ابو طالب کے بارے میں نازل ہوئی جمہور آئمہ تفسیر کا یہی قول ہے۔ شارح صحیح مسلم امام نووی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کے نزول کے بارے میں فرماتے ہیں:

فَقَدۡ أَجۡمَعَ الۡمُفَسِّرُونَ عَلَى أَنَّهَا نَزَلَتۡ فِی أَبِی طَالِبٍ

تحقیق مفسرین کو اجماع ہے اس پر کہ یہ آیت ابو طالب کے بارے نازل ہوئی۔

(شرح مسلم للنووی، کتاب الایمان، ج1ص40)

(جاری ہے)

ایمانِ ابو طالب

عدم ایمان ابو طالب پر قرآنی آیات

ان ائمہ تفسیر کے نام اور ان کی کتب تفاسیر کے نام ذیل میں نقل کرتے ہیں، جن میں اس آیت کریمہ کا ابوطالب کے حق میں نازل ہونا بیان کیا جاتا ہے۔

1. ابن کثیر، تفسیر ابن کثیر ج3 ص 290
2. امام جلال الدین السیوطی، تفسیر جلالین ص 392
3. علامہ محمود آلوسی، تفسیر روح المعانی ج20 ص 94
4. امام قرطبّی، تفسیر قرطبی ج 4 ص 299
5. امام فخر الدین الرازی، تفسیر کبیر ج6 ص 499
6. علامہ اسماعیل حقی، تفسیر روح البیان ج 6 ص 435
7. امام جلال الدین سیوطی، تفسیر در منثور ج 3 ص 853
8. سید نا عبد اللہ ابن عباس، تفسیر ابن عباس ج 2 ص 15
9. قاضی ثناء اللہ، پانی پتی تفسیر مظھری ج 5 ص 276
10. شاہ عبدالروف نقشبندی، تفسیر رؤوفی ج 2 ص 57

(جاری ہے)

ایمانِ ابو طالب

عدم ایمان ابو طالب پر قرآنی آیات

11 ملا معین واعظ کاشفی، تفسیر حسینی قادری ج1 ص416، 415

12 امام ابی السعود، تفسیر ابی السعود ج2 ص611

13 امام خازن، تفسیر خازن ج3 ص195

14 علامہ نظام الدین نیشا پوری، تفسیر نیشاپوری ج3 ص538

15 امام بیضاوی، تفسیر بیضاوی ج2 ص456

16 علامہ ابن حیان اندلسی، تفسیر البحر المحیط ج5 ص107

17 علامہ الشربینی، تفسیر السراج المنیر ج1 ص657

18 زمخشری معتزلی، تفسیر الکشاف ج ا ص206

19 امام ابن جوزی، تفسیر زاد المسیر ج6 ص231

20 علامہ سمرقندی، تفسیر سمرقندی ج2 ص77

21 علامہ بیضاوی، انوار التنزیل ج2 ص331

22 امام واحدی، اسباب النزول ص199، 522

23 امام مجاہد، تفسیر مجاھد ص201

(جاری ہے)

ایمانِ ابو طالب

عدم ایمان ابو طالب پر قرآنی آیات

24 امام ابن جریر طبری، تفسیر طبری ج 8 ص 6410
25 امام نسفی، تفسیر مدارک ج 3 ص 436
26 امام عبد الرحمٰن السلمی، تفسیر السلمی ج 2 ص 107
27 سید ابوالحسنات شاہ صاحب، تفسیر الحسنات ج 3 ص 27
28 مفتی احمد یار خان، نعیمی تفسیر نور العرفان ص 326

حدیث شریف میں اس آیت کی تفسیر میں یہ روایات منقول ہے۔
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو طالب سے فرمایا کہ لا الہ الا اللہ پڑھو! میں قیامت کے دن اس کی گواہی دوں گا۔ ابو طالب نے کہا اگر مجھے قریش کی عار دلانے کا خوف نہ ہوتا تو میں کلمہ پڑھ کر تمھاری آنکھوں کو ٹھنڈا کر دیتا۔

(جاری ہے)

ایمانِ ابو طالب

عدم ایمان ابو طالب پر قرآنی آیات

تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی:

اِنَّكَ لَا تَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ

بے شک یہ نہیں کہ تم جسے اپنی طرف سے چاہو ہدایت کردو ہاں
اللہ ہدایت فرماتا ہے جسے چاہے۔

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب اول الایمان قول لا الہ الا اللہ)

(جامع ترمذی، باب من سورۃ القصص)

(مسند امام احمد، مسند ابی ھریرۃ، رقم الحدیث: 9610)

ایمانِ ابو طالب

عدم ایمان ابو طالب پر قرآنی آیات

حضرت سعید بن مسیب نے اپنے والد گرامی حضرت مسیب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ جب ابوطالب پر موت کا وقت آیا تو اس کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے گئے پس آپ نے اس کے پاس ابو جہل بن ہشام اور عبد اللہ بن ابو امیہ بن مغیرہ کو پایا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوطالب سے فرمایا اے میرے چچا !آپ یہ کلمہ پڑھیں۔ لا الہ الا اللہ تو میں آپ کے حق میں شہادت دوں گا۔ پس ابو جہل اور عبداللہ بن ابی امیہ نے کہا اے ابوطالب ! کیا تم عبدالمطلب کی ملت سے اعراض کروگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلسل ابوطالب پر کلمہ پیش کرتے رہے اور وہ دونوں اپنی بات دہراتے رہے حتی کہ ابوطالب نے ان کو جو آخری بات کہی وہ یہ تھی کہ وہ عبد المطلب کی ملت پر ہے اور اس نے لا الہ الا اللہ پڑھنے سے انکار کر دیا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سنیں ! اللہ کی قسم میں آپ کے لیے اللہ سے مغفرت طلب کرتا رہوں گا جب تک مجھے اس سے منع نہیں کیا جائے گا۔

(جاری ہے)

ایمانِ ابو طالب

عدم ایمان ابو طالب پر قرآنی آیات

تب اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق یہ آیت نازل کی:

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَن يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَىٰ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ

نبی اور ایمان والوں کو لائق نہیں کہ مشرکوں کی بخشش چاہیں اگرچہ وہ رشتہ دار ہوں جب کہ انہیں کھل چکا کہ وہ دوزخی ہیں۔ (سورۃ التوبہ:113)

اور اللہ تعالیٰ نے ابو طالب کے بارے میں نبی کریم ﷺ سے ارشاد فرمایا :

إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَن يَشَاءُ ۚ

بے شک یہ نہیں کہ تم جسے اپنی طرف سے چاہو ہدایت کردو ہاں اللہ ہدایت فرماتا ہے جسے چاہے۔

یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے:

(صحیح بخاری رقم الحدیث: 1360)، (صحیح المسلم 24، الرقم المسلسل 131)، (سنن نسائی: 2035)، (السنن الکبری للنسائی: 11383)، (مصنف عبدالرزاق: 4675، 3884)، (الاحاد والمثانی 720)، (معجم الکبیر ج 20 ص 349)، (دلائل النبوۃ ج 2 ص 343، 342)، (الاسماء والصفات ص 117)، (شرح السنۃ ص 1274)، (مسند الشامیین ص 3033)، (صحیح ابن حبان ص 982)، (شرح مشکل الاثار، ص 86، 24، 2485، 2484)، (مسند احمد ج 5 ص 433 طبع قدیم)، (مسند احمد 23674 ج 39 ص 78، 79)، (جامع المسانید لابن الجوزی 6227)، (مسند الطحاوی 334)

(جاری ہے)

ایمانِ ابو طالب

عدم ایمان ابو طالب پر قرآنی آیات

آیت نمبر 02

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَ لَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ○

نبی اور ایمان والوں کو لائق نہیں کہ مشرکوں کی بخشش چاہیں اگرچہ وہ رشتہ دار ہوں جب کہ انہیں کھل چکا کہ وہ دوزخی ہیں۔ (سورۃ التوبۃ: 113)

یہ آیت کریمہ بھی ابوطالب کے بارے میں نازل ہوئی۔ ابوطالب کی موت کے وقت حضور ﷺ نے اسے دعوت ایمان پیش کی تو اس نے انکار کیا تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں آپ کے لیے اس وقت تک مغفرت مانگوں گا جب تک روک نہ دیا جاؤں۔اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(صحیح بخاری، کتاب التفسیر، رقم الحدیث: 4675)، (صحیح المسلم، کتاب الایمان، باب اول الایمان قول لا الہ الا اللہ: 24)، (سنن نسائی، کتاب الجنائز، رقم الحدیث: 2035)(تفسیر کبیر، سورۃ التوبہ: 113)(تفسیر قرطبی، سورۃ التوبہ: 113)

(جاری ہے)

ایمانِ ابو طالب

عدم ایمان ابو طالب پر قرآنی آیات

شبہ:

اس آیت کریمہ کے اس شان نزول پر یہ شبہ پیش کیا جاتا ہے کہ ابوطالب کی موت ہجرت سے تین سال پہلے ہوئی ہے اور سورہ توبہ ان سورتوں میں سے ہے جو مدینہ منورہ میں آخر میں نازل ہوئیں۔

جواب

امام واحدی نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ ہوسکتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت سے استغفار کرتے رہے ہوں حتی کہ مدینہ میں اس سورۃ کے نازل ہونے تک استغفار کرتے رہے ہوں۔ اور جب یہ آیت نازل ہوئی تو آپ نے استغفار ترک کر دیا۔اس جواب کو اکثر اجلہ علماء نے پسند کیا۔ امام رازی اور علامہ آلوسی اور علامہ ابو حفص دمشقی وغیرہم ان میں شامل ہیں۔ علامہ آلوسی نے ایک اور جواب یہ ذکر کیا ہے کہ سورہ توبہ کے مدنی ہونے کا معنی یہ ہے کہ اس کی اکثر اور غالب آیات مدنی ہیں اس لیے اگر یہ آیت مکہ میں نازل ہوئی ہو تو وہ سورۃ توبہ کے مدنی ہونے کے منافی نہیں ہے۔

(تفسیر کبیر، ج6 ص 208، تفسیر روح المعانی ج1 ص23)

(جاری ہے)

ایمانِ ابو طالب

عدم ایمان ابو طالب پر قرآنی آیات

آیت نمبر 03

وَهُمۡ يَنۡهَوۡنَ عَنۡهُ وَيَنۡـَٔوۡنَ عَنۡهُ ۖ

اور وہ لوگوں کو روکتے ہیں (انہیں ایذا پہنچانے سے) اور خود ان سے دور رہتے ہیں۔

(سورۃ الانعام، آیت:26)

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ آیت حضور ﷺ کے چچا ابوطالب کے حق میں نازل ہوئی جو مشرکین کو تو حضور ﷺ کی ایذا رسانی سے روکتے تھے اور خود ایمان لانے سے بچتے تھے۔

امام آلوسی، امام ابن کثیر، امام رازی، اور امام قرطبی بھی یہی قول اپنا مختار بتاتے ہیں۔

(جاری ہے)

ایمانِ ابو طالب

عدم ایمان ابو طالب پر احادیث طیبہ

ابو طالب کے ایمان کے عدم ثبوت پر متعدد احادیث موجود ہیں جن میں سے کچھ تو درج بالا مضمون میں گزر گئی باقی درج ذیل ہیں:

حدیث

حضرت سیدنا عباس عم رسول ﷺ سے روایت ہے کہ انہوں نے خدمتِ اقدس حضور سید المرسلین ﷺ میں عرض کی حضور ﷺ نے اپنے چچا ابوطالب کو کیا نفع دیا؟ خدا کی قسم وہ حضور ﷺ کی حمایت کرتا اور حضور ﷺ کے لیے لوگوں سے لڑتا جھگڑتا تھا۔ فرمایا میں نے اسے سراپا آگ میں ڈوبا ہوا پایا تو اُسے کھینچ کر پاؤں تک آگ میں کردیا اور اگر میں نہ ہوتا تو وہ جہنم کے سب سے نیچے طبقے میں ہوتا۔

(صحیح البخاری، رقم: 3883، 6572)(صحیح مسلم، رقم: 357، 358)

(مسند احمد، رقم: 1774، 1768، 1763)

(جاری ہے)

ایمانِ ابو طالب

عدم ایمان ابو طالب پر احادیث طیبہ

حدیث

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ابوطالب کا ذکر آیا فرمایا میں امید کرتا ہوں کہ روزِ قیامت میری شفاعت اسے یہ نفع دے گی کہ جہنم میں پاؤں تک کی آگ میں کردیا جائے گا جو اس کے ٹخنوں تک ہوگی جس سے اس کا دماغ جوش مارے گا۔

(صحیح البخاری، رقم: 3885، 6564)(مسند احمد، رقم: 11520، 11470، 11058)

حدیث

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راویت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی گئی حضور نے ابوطالب کو کچھ نفع دیا۔ فرمایا میں نے اسے دوزخ کے غرق سے پاؤں کی آگ میں کھینچ لیا۔

(مسند ابویعلی الموصلی، رقم: 2047)

(جاری ہے)

ایمانِ ابو طالب

جناب ابو طالب سے متعلق جمہور اہلسنت کا نظریہ

عم رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا نظریہ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راویت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: بے شک دوزخیوں میں سب سے کم عذاب ابوطالب پر ہے وہ آگ کے دو جوتے پہنے ہوئے ہے جس سے اس کا دماغ کھولتا ہے۔

(صحیح البخاری، رقم:3885)(صحیح مسلم، رقم:361)

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا نظریہ

فتح مکہ کے موقع پر حضرت ابوبکر صدیق کے والد حضرت ابوقحافہ، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ مبارک پر بیعت اسلام کرنے لگے تو حضرت صدیق اکبر رونے لگے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجہ پوچھنے پر حضرت ابوبکر نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر آج میرے والد کی جگہ آپ کے چچا ابوطالب ایمان لے آتے اور اللہ آپ کی آنکھیں ٹھنڈی کر دیتا تو مجھے زیادہ خوشی ہوتی۔

(الاصابۃ ج ا ص 467)(شرح شفاء ج2ص26)

(جاری ہے)

ایمانِ ابو طالب

جناب ابو طالب سے متعلق جمہور اہلسنت کا نظریہ

مولائے کائنات حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کا نظریہ

ابوطالب کی موت کے بعد حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں عرض کیا کہ آپ کا بوڑھا گمراہ چچا حالت کفر میں مر گیا ہے۔ دوسری روایت میں یہ ہے کہ مولا علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ ابوطالب مشرک مرگیا ہے۔ فرمایا: جاؤ اس کو دفن کر دو۔

(سنن نسائی:190، 2006)(سنن ابی داود:3214)

اس روایت کی سند کو امام ذہبی نے حسن متصل قرار دیا ہے۔ امام ابن ملقن نے اس روایت کی سند کو حسن قرار دیا ہے۔ امام ابن کثیر نے اس روایت کی سند کو (لا باس بہ) یعنی اس کی سند میں کچھ حرج نہیں قرار دیا ہے۔ اس روایت کی متعدد اسناد ہیں بے شمار محدثین کرام نے اس روایت کو نقل کیا ہے اس روایت کی کسی ایک سند کے منکر ہونے سے اس کی تمام اسانید منکر قرار نہ پائیں گی بلکہ اس روایت کی کئی سندوں کو محدثین نے حسن صحیح قرار دیا ہے۔

(جاری ہے)

ایمانِ ابو طالب

جناب ابو طالب سے متعلق جمہور اہلسنت کا نظریہ

اس حدیث جلیل کو دیکھئے ابوطالب کے مرنے پر خود امیرالمومنین علی کرم اللہ وجھہ الکریم حضور اقدس ﷺ سے عرض کرتے ہیں کہ حضور کا وہ گمراہ کافر چچا مر گیا۔ حضور ﷺ اس پر انکار نہیں فرماتے نہ خود جنازے میں تشریف لے جاتے ہیں۔ابوطالب کی بی بی امیر المومنین کی والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا نے جب انتقال کیا ہے حضور اقدس ﷺ نے اپنی چادر و قمیص مبارک میں انہیں کفن دیا۔ اپنے دستِ مبارک سے لحد کھودی، اپنے دستِ مبارک سے مٹی نکالی، پھر ان کے دفن سے پہلے خود ان کی قبر مبارک میں لیٹے اور دعا کی۔ کاش ابوطالب مسلمان ہوتے تو کیا سید عالم ﷺ اُن کے جنازہ میں تشریف نہ لے جاتے ؟؟

(جاری ہے)

ایمانِ ابو طالب

جناب ابو طالب سے متعلق جمہور اہلسنت کا نظریہ

سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کا نظریہ

سید السادات حضرت سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک بھی جناب ابوطالب کا ایمان ثابت نہیں، کہ آپ ہی سے روایت ہے "ابوطالب کے فوت ہونے کے بعد اس کے وارث حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہیں ہوئے بلکہ حضرت علی کے دو بھائی طالب اور عقیل ہوئے۔ کیونکہ یہ دونوں اس وقت مسلمان نہیں تھے۔(حضرت عقیل بعد میں مسلمان ہو گئے تھے مگر ابوطالب کا انتقال کفر پر ہوا) اس لیے کہ مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوتا"۔

(موطا امام مالك، كتاب الفرائض، باب ميراث اهل الملل)

امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا نظریہ

امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: "آپ ﷺ کے چچا ابوطالب کا انتقال کفر پر ہوا۔"

(فقه اکبر ص108)

(جاری ہے)

ایمانِ ابو طالب

جناب ابو طالب سے متعلق جمہور اہلسنت کا نظریہ

حضور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کا نظریہ

پیران پیر حضور سید ناغوث اعظم سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: "پھر جب ابوطالب کے مرنے کا وقت آیا اور دنیا چھوڑنے کے آثار نمودار ہونے لگے تو اس کے پاس سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے ایمان لانے اور توحید کا اقرار کرنے کا اہتمام لے کر تشریف لائے۔ آپ نے اسے کہا اے چچا صرف ایک مرتبہ لا الہ الا اللہ کہہ دو میں اپنے رب کے حضور تیرے بارے میں گفتگو کروں گا اور اس کلمہ کی برکت سے تجھے مشرکین کی حمایت سے نکال لوں گا ابوطالب کہنے لگا! اے بھتیجے خدا کی قسم میں مانتا ہوں کہ تو جو کچھ لے کر آیا ہے، اس میں تو صادق ہے لیکن میں پسند نہیں کرتا کہ یوں کہا جائے۔ ابوطالب موت کے وقت کمزور اور ڈرپوک ہو گیا تو اس وقت اللہ سبحانہ وتعالی نے یہ آیت نازل فرمائی جس میں اس نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ادب کی تعلیم دی اور جس چیز کے وصول کی معرفت نہ ہو،، اس کی طلب سے روکا ارشاد فرمایا: "اے اکمل الرسل! آپ شدید حرص اور اہتمام کے باوجود حق کے راستہ کی ہدایت اور ارشاد اور توحید کے راستہ کی طرف ہر اس شخص کو نہیں لا سکتے جسے آپ پسند کریں۔

(جاری ہے)

ایمانِ ابو طالب

جناب ابو طالب سے متعلق جمہور اہلسنت کا نظریہ

اور اس کے ایمان لانے کا ارادہ کریں لیکن اللہ تعالیٰ جو اپنے بندوں کی استعدادات پر مطلع ہے وہ ہدایت دیتا ہے اور دین اسلام کی اطاعت اور ایمان کی توفیق بخشتا ہے اور جسے وہ ہدایت دینا چاہتا ہو۔"

(تفسیر جیلانی عربی ج4 ص 189) تفسیر غوث جیلانی مترجم اردو ج2 ص241، 64)

حضور سید ناغوث اعظم رضی اللہ عنہ اپنی دوسری کتاب غنیۃ الطالبین میں لکھتے ہیں:
"آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کو اسلام کی دعوت دی۔ ارشاد باری تعالیٰ: آپ اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ دعوت دیں۔ لہٰذا آپ کے ذمے دعوت دینا ہے، منزل پر پہنچا دینا آپ کا فرض نہیں، جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے ہادی بنا کر بھیجا گیا ہے یعنی راہ دکھانے والا نہ کہ اس پر چلانے والا بنایا گیا ہے اور ابلیس کو گمراہ کرنے والا بنایا گیا ہے یعنی گمراہی دکھانے والا نہ زبردستی اس پہ چلانے والا بلکہ ہدایت و گمراہی صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

(جاری ہے)

ایمانِ ابو طالب

جناب ابو طالب سے متعلق جمہور اہلسنت کا نظریہ

ارشاد قرآن ہے: "اے نبی جسے تو چاہے ہدایت نہیں دے سکتا البتہ اللہ جسے چاہے ہدایت دیتا ہے۔"نبی کریم ﷺ نے اپنے چچا ابوطالب کے لیے ہدایت کی دعا مانگی مگر اللہ تعالی نے آپ کی دعا قبول نہ فرمائی جبکہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے قاتل وحشی کو ہدایت سے نواز دیا گیا گو یا اللہ تعالیٰ اپنے نبی کریم ﷺ کو سمجھانا چاہتے ہیں کہ آپ کے ذمے دعوت دینا ہے۔"

(غنیۃ الطالبین عربی، ج 2 ص 31)(غنیۃ الطالبین اردو مترجم ص 415۔ 414)

حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی ان دو عبارات سے ثابت ہوا کہ آپ کے نزدیک جناب ابوطالب کا ایمان لانا ثابت نہیں۔

(جاری ہے)

ایمانِ ابو طالب

جناب ابو طالب سے متعلق جمہور اہلسنت کا نظریہ

امام غزالی رضی اللہ عنہ کا نظریہ

حجۃ السلام امام غزالی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "حضور ﷺ کو ابولہب اور ابوطالب نے دیکھا، صحبت بھی اٹھائی، قرابت بھی تھی مگر ان دونوں کو کچھ نفع نہیں پہنچا۔"

(احیاء العلوم ج4 ص 140)

خاتم الاولیاء شیخ محی الدین ابن عربی رضی اللہ عنہ کا نظریہ

تاج الاصفیاء شیخ محی الدین ابن العربی رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں کہ "اگر ہمت (ارادے) کوئی (ذاتی) اثر ہوتا اور وہ ضروری ہوتا تو نبی کریم ﷺ سے ہمت (ارادہ) میں کوئی ایک بھی اکمل، اعلیٰ اور اقوی (زیادہ قوی) نہیں تھا، اس کے باوجود آپ ﷺ کے ارادہ ایمان ابی طالب کو ترجیح نہیں دی گئی۔ اسی بارے میں آیت مبارکہ نازل ہوئی۔"

(فصوص الحکم عربی ص 130)

شیخ ابن عربی رضی اللہ عنہ نے اپنی دوسری کتاب فتوحات مکیہ [جلد 7، باب 536 ص 329] میں ابوطالب کا خاتمہ کفر پر ہونا لکھا ہے۔

(جاری ہے)

ایمانِ ابو طالب

جناب ابو طالب سے متعلق جمہور اہلسنت کا نظریہ

حضور داتا گنج بخش علی ہجویری رضی اللہ عنہ کا نظریہ

امام الاولیا سید نا داتا گنج بخش علی ہجویری رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں: " استدلال پر تکیہ کرنے والے ابوطالب سے زیادہ صاحب فہم نہیں ہو سکتے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر کوئی راہ نما نہیں ہوسکتا۔ مگر چونکہ ابوطالب کی شقاوت کا حکم لگ چکا تھا، پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی راہ نمائی سے مستفید نہ ہوسکا۔

(کشف المحجوب فارسی ص 209)(کشف المحجوب مترجم اردو 371)

حضور سید نا داتا گنج بخش علی ہجویری رضی اللہ عنہ کے نزدیک بھی جناب ابوطالب کا ایمان لانا ثابت نہیں۔

(جاری ہے)

ایمانِ ابو طالب

جناب ابو طالب سے متعلق جمہور اہلسنت کا نظریہ

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رضی اللہ عنہ کا نظریہ

سند الاولیاء آقائے چشت اہلِ بہشت حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "یہاں سے ابوطالب کی حکایت شروع ہوئی۔ جب وہ بیمار ہوئے تو پیغمبر خدا اسلاایسا اہی ہم نے پاس جا کر فرمایا کہ آپ ایک مرتبہ تو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے قائل ہو جائیں، خواہ زبان سے، خواہ دل سے۔ تا کہ میں اللہ تعالیٰ کو کہہ سکوں کہ ایمان لائے۔ بہت سمجھایا لیکن کچھ اثر نہ ہوا، اسی طرح کفر کی حالت میں فوت ہو گیا۔ امیر المومنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ سلیم آپ کا چچا گمراہی میں مرا ہے۔ فرمایا اسے غسل دو، کفن میں لپیٹ کر بغیر لحد اوپر سے گرا دو۔ یعنی اسے خاص وضع سے نہ رکھو۔"

(فوائد الفواد فارسی ص 135)(فوائد الفؤاد مترجم اردو ص 149)

(جاری ہے)

ایمانِ ابو طالب

جناب ابو طالب سے متعلق جمہور اہلسنت کا نظریہ

حضرت خواجہ باقی باللہ رضی اللہ عنہ کا نظریہ

سرتاج نقشبند امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رضی اللہ عنہ کے پیر ومرشد حضرت خواجہ باقی باللہ رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں کہ "آنحضرت ﷺ نے ابوطالب کے حق میں کس قدر تصرفات کیے اور کس قدر معجزے دکھائے حالانکہ بچپن ہی سے آنحضرت ﷺ کے معجزے دیکھتا رہا تھا۔ لیکن چونکہ فی مابین میں مناسبت نہ ہی تھی ۔ کچھ فائدہ نہ ہوا اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَن يَشَاءُ

(سورۃ القصص:56)

(یا رسول اللہ ﷺ) جس کو تو چاہے ہدایت نہیں دے سکتا ہاں اللہ تعالیٰ جسے چاہے ہدایت دے سکتا ہے۔"

(مکتوبات شریف حضرت خواجہ باقی باللہ نقشبندی دھلوی علیہ الرحمۃ ص 51-52)

(جاری ہے)

جناب ابو طالب سے متعلق جمہور اہلسنت کا نظریہ

تارک السلطنت حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ کا نظریہ

سلطان التارکین حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "نبی کریم ﷺ کے چچا ابوطالب نے حالت کفر میں انتقال کیا۔"

(لطائف اشرفی فارسی حصہ دوم ص 315)

شارح بخاری علامہ ابن حجر عسقلانی رضی اللہ عنہ کا نظریہ

حافظ ابن حجر رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں: "رسول اللہ ﷺ کے چاروں چچا نے اسلام کا زمانہ پایا ان میں سے دو مسلمان نہیں ہوئے۔ ابوطالب ان کا نام عبدالمناف ہے اور ابولہب اس کا نام عبد العزیٰ ہے اور دو مسلمان ہوئے حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔"

(فتح الباری، کتاب المناقب باب قصۃ ابی طالب)

(جاری ہے)

ایمانِ ابو طالب

جناب ابو طالب سے متعلق جمہور اہلسنت کا نظریہ

شارح بخاری علامہ بدرالدین عینی رضی اللہ عنہ کا نظریہ

علامہ بدرالدین محمود بن احمد عینی رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں" ابوطالب غیر اسلام پر مرا اگر تم یہ کہو کہ سہیلی نے لکھا ہے کہ وہ اسلام لے آیا تھا تو میں کہوں گا کہ ان کا یہ قول حدیث صحیح کے معارض نہیں ہو سکتا۔"

(عمدۃ القاری، کتاب المناقب باب قصۃ ابی طالب)

علامہ ملا علی قاری رضی اللہ عنہ کا نظریہ

ملا علی بن سلطان محمد القاری رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں :"اہلسنت کے نزدیک ابوطالب مسلمان نہیں ہوا۔"

(مرقات ج 9 ص 360)

(جاری ہے)

ایمانِ ابو طالب

جناب ابو طالب سے متعلق جمہور اہلسنت کا نظریہ

شیخ محقق شاہ عبد الحق محدث دہلوی رضی اللہ عنہ کا نظریہ

شیخ محقق عبد الحق محدث دہلوی رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں کہ "حدیث صحیح نے ابوطالب کے کفر کو ثابت کر دیا ہے۔"

(مدارج النبوت ج 2 ص 48)

میر عبد الواحد بلگرامی رضی اللہ عنہ کا نظریہ

معروف چشتی بزرگ میر عبدالواحد بلگرامی رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں کہ "میرے بھائی اگرچہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل و شرف کے کمالات، اہل معرفت کے دلوں میں نہیں سما سکتے اور ان کے سچے دوستوں کے نہاں خانوں میں منزل نہیں بناسکتے اس کے باوجود ان کے ان نسب والوں میں اپنا کامل اثر نہیں دکھا سکتے خواہ وہ آباؤ اجداد ہوں یا اولاد ہوں چنانچہ ابوطالب میں اس نسب نے کوئی اثر نہیں لیا۔ حالانکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے بارے میں تبلیغ کوشش فرماتے رہے لیکن چونکہ خدائے قدوس جل و علانے ان کے دل پر روز اول ہی سے مُہر لگا دی تھی لہٰذا جواب دیا اخترت النار علی العار یعنی میں عار پر نار کو ترجیح دیتا ہوں۔ جیسا کہ مشہور ہے منقول ہے کہ جب ابوطالب کا انتقال ہوا مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ خبر پہنچائی کہ مات عمک الضال حضور کے گمراہ چچا کا انتقال ہو گیا ہے۔

(سبع سنابل فارسی ص 27) (مترجم اردو ص 90)

(جاری ہے)

ایمانِ ابو طالب

جناب ابو طالب سے متعلق جمہور اہلسنت کا نظریہ

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رضی اللہ عنہ کا نظریہ

امام الہند حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رضی اللہ عنہ کے نزدیک بھی ابوطالب کا ایمان ثابت نہیں۔

(سرور المحزون فارسی ص 20،21)

شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رضی اللہ عنہ کا نظریہ

محدث ہند حضرت علامہ شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "ابوطالب کے متعلق محدثین و علمائے اہلسنت اس بات پر ہیں کہ ابو طالب کا ایمان لانا ثابت نہیں اور صحاح میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقت وفات ابوطالب کے پاس آئے اور ان پر اسلام پیش کیا تو ابوطالب نے قبول نہ کی۔"

(شرح عقائد بر میزان العقائد، ص156)

(جاری ہے)

ایمانِ ابو طالب

جناب ابو طالب سے متعلق جمہور اہلسنت کا نظریہ

حضرت فخر الدین چشتی نظامی دہلوی رضی اللہ عنہ کا نظریہ

رئیس العارفین محب النبی حضرت فخر الدین چشتی نظامی دہلوی لکھتے ہیں کہ "رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا ابوطالب کافر مرے۔"

(نظام العقائد فارسی ص 44)

شاہ سلیمان تونسوی (پیر پٹھان) اور خواجہ شمس الدین سیالوی رحمتہ اللہ علیہما کا نظریہ

تاجدار سیال شریف خواجہ شمس الدین سیالوی رحمتہ اللہ علیہ کے پیرومرشد خواجہ سلیمان تونسوی پیر پٹھان علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ "رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہت کوشش کی کہ میرا چچا ابوطالب ایمان لے آئے اور ابوطالب سے فرمایا کہ آپ میرے کان میں کہہ دو کہ آپ پیغمبر برحق ہیں۔ میں قیامت کے دن تمہارا ایک ہی گواہ تمہارے ایمان کے لیے کافی ہوں گا۔ ابوطالب نے کہا مجھے شرم آتی ہے کہ لوگ کہیں گے کہ اپنے برادر زاد کے تابع ہو گیا۔ اور اس پر ایمان لے آئے۔ میں نے اس عار کی وجہ سے دوزخ کو اختیار کیا۔"

(نافع السالکین فارسی ص 151 ۔ نافع السالکین اردو مترجم ص 299۔ سیرت خواجہ سلیمان تونسوی ص 132)

(جاری ہے)

ایمانِ ابو طالب

جناب ابو طالب سے متعلق جمہور اہلسنت کا نظریہ

تاجدار گولڑہ حضور پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا نظریہ

تاجدار گولڑہ حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب لکھتے ہیں کہ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بچے اور پھوپھیاں، حارث، قسم، زبیر، حمزہ رضی اللہ عنہ، عباس رضی اللہ عنہ، ابوطالب، عبدالکعب جبل، ضرار، غیراق، ابولہب، صفیہ رضی اللہ عنہا، عاتکہ، اروی، ام حکیم، مرہ امیمہ اس جماعت میں سے حضرت حمزہ، عباس، حضرت صفیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین، علیھن ایمان لائے۔"

(سیرت نبویہ از افادات مہریہ ص23) (تحقیق الحق ص153)

اعلی حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا نظریہ

امام اہلسنت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ابوطالب کے صاحب ایمان نہ ہونے پر ایک تفصیلی فتوی تحریر فرمایا جو فتاوی رضویہ جلد 29 میں شرح المطالب فی مبحث أبی طالب کے نام سے ایک رسالہ کی شکل میں موجود ہے۔ آپ اپنے اس فتوے میں لکھتے ہیں: "آیاتِ قرآنیہ و احادیثِ صحیحہ متوافرہ متظافرہ سے ابوطالب کا کفر پر مرنا اور دم واپسیں ایمان لانے سے انکار کرنا اور عاقبت کار اصحاب نار سے ہونا ایسے روشن ثبوت سے ثابت جس سے کسی سنی کو مجالِ دم زدن نہیں۔"

(جاری ہے)

ایمانِ ابو طالب

جناب ابو طالب سے متعلق جمہور اہلسنت کا نظریہ

اعلی حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا نظریہ

مزید فرماتے ہیں:

ہاں (ابوطالب کے کفر کو) ابولہب وابلیس لعنھما اللہ کی مثل کہنا محض افراط اور خون انصاف کرنا ہے، ابوطالب کی عمر خدمت و کفالت و نصرت و حمایتِ حضرت رسالت علیہ وعلیٰ آلہ الصلوۃ والتحیۃ میں کٹی اور یہ ملاعنہ درپردہ وعلانیہ درپے ایذاء واضرار رہے کہاں وہ جس کا وظیفہ مدح وستائش ہو اور کہاں وہ شقی جس کا ورد ذم ونکوہش ہو، ایک اگرچہ خود محروم اور اسلام سے مصروف مگر بتسخیر تقدیر نفع اسلام میں مصروف اور دوسرا مردود و متمرد وعدو ومعاندہمہ تن کسر بیضہ اسلام میں مشغوف۔

ع ببیں تفاوت رہ از کجا ست تا بہ کجا"

مزید فرماتے ہیں:

دونوں کا ثبوتِ کفر بھی ایک سا نہیں، ابوطالب کے باب میں اگرچہ قول حق و صواب وہی کفر و عذاب، اور اس کا خلاف شاذ ومردود باطل ومطرود پھر بھی اس حد کا نہیں کہ معاذاللہ خلاف پر تکفیر کا احتمال ہو اور ان اعداء اللہ کا کافر و ابدی جہنمی ہونا تو ضروریاتِ دین سے ہے جس کا منکر خود جہنمی کافر، تو فریقین کا نہ کفر یکساں، نہ ثبوت یکساں، نہ عملِ یکساں، نہ سزا یکساں، ہر جگہ فرقِ زمین و آسمان، پھر مماثلت کہاں۔"

(جاری ہے)

ایمانِ ابو طالب

جناب ابو طالب سے متعلق جمہور اہلسنت کا نظریہ

اعلی حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا نظریہ

ائمہ دین اور علمائے معتمدین جنہوں نے ابوطالب کو کافر کہا:

ان ائمہ دین و علمائے معتمدین کے اسمائے طیبہ جنہوں نے کفر ابی طالب کی تصریح و تصحیح فرمائی ہے۔ اُن کے ارشادات کی نقل ملاحظہ کرنے کے لیے مطالعہ کریں: "شرح المطالب فی مبحث أبی طالب"۔

(تصنیف لطیف امام اهل سنت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

فمن الصحابة

1. امیر المومنین صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ
2. امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ
3. امیر المومنین علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ
4. حبر الامۃ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ
5. حافظ الصحابہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
6. صحابی ابن الصحابی سیدنا مسیّب بن حزن قریشی مخزومی رضی اللہ عنہ

(جاری ہے)

ایمانِ ابو طالب

جناب ابو طالب سے متعلق جمہور اہلسنت کا نظریہ

فمن الصحابة

7 عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ
8 سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ
9 سیدنا جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ
10 حضرت سیدتنا ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا
11 خادم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ

ومن التابعین

12 آدم آل عبا زین العابدین علی بن حسین بن علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم و کرم وجوھھم
13 امام عطاء بن ابی رباح استاذ سیّدنا الامام الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما
14 امام محمد بن کعب قرظی کہ اجلّہ ائمہ محدثین و مفسرین تابعین سے ہیں
15 سعید بن محمد ابوالسفر تابعی ابن التابعی ابن الصحابی نبیرہ سیّدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ
16 امام الائمہ سراج الامہ سیّدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ

(جاری ہے)

ایمانِ ابو طالب

جناب ابو طالب سے متعلق جمہور اہلسنت کا نظریہ

ومن تبع تابعین

17 عالم المدینہ امام دارالہجرۃ سیّدنا امام مالک ر رضی اللہ عنہ
18 محرر المذہب مرجع الدنیا فی الفقہ والعلم سیدنا امام محمد رضی اللہ عنہ
19 امام تفسیر مقاتل بلخی
20 سلطان اسلام خلیفۃ المسلمین امام ابو جعفر منصور نبیرزادہ ابن عم رسول اللہ ﷺ

ومن اتباع التبع ومن یلیھم

21 امام الدنیا فی الحفظ والحدیث ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری
22 امام اجل ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی
23 امام عبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی
24 امام ابو عبداللہ بن یزید ابن ماجہ قزوینی

یہ چاروں ائمہ اصحاب صحاح مشہورہ ہیں اور یہی طبقہ اخیرہ عبداللہ بن المعتز کا ہے۔

(جاری ہے)

ایمانِ ابو طالب

جناب ابو طالب سے متعلق جمہور اہلسنت کا نظریہ

ومن بعدھم من المفسرین

25 امام محی السنہ ابو محمد حسین بن مسعود فرّاء بغوی
26 امام ابو اسحٰق زجاج ابراہیم بن السری
27 جار اللہ محمود بن عمر خوار زمی زمخشری
28 ابو الحسن علی بن احمد واحدی نیشاپوری صاحبِ بسیط ووسیط ووجیز
29 امام اجل محمد بن عمر فخر الدین رازی
30 قاضی القضاۃ شہاب الدین بن خلیل خوبی دمشقی مکمل الکبیر
31 علامہ قطب الدین محمد بن مسعود بن محمود بن ابن ابی الفتح سیرافی شفار صاحبِ تقریب
32 امام ناصر الدین ابو سعید عبداللہ بن عمر بیضاوی
33 امام علامۃ الوجود مفتی ممالک رومیہ ابو السعود بن محمد عمادی
34 علامہ علاء الدین علی بن محمد بن ابراہیم بغدادی صوفی صاحبِ تفسیر لباب شہیر بہ خازن
35 امام جلال الدین محمد بن احمد محلّی
36 علامہ سلیمان جمل وغیرہم ممن یاتی

(جاری ہے)

ایمانِ ابو طالب

جناب ابو طالب سے متعلق جمہور اہلسنت کا نظریہ

ومن المحدثین والشارحین

37 امام اجل احمد بن حسین بیہقی

38 حافظ الشام ابوالقاسم علی بن حسین بن ہبتہ اللہ دمشقی شہیر بابن عساکر

39 امام ابوالحسن علی بن خلف معروف بابن بطال مغربی شارح صحیح بخاری

40 امام ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن احمد سہیلی

41 امام حافظ الحدیث علامۃ الفقہ ابوزکریا یحیٰی بن شرف نووی

42 امام ابوالعباس احمد بن عمر بن ابراہیم قرطبی شارح صحیح مسلم

43 امام ابوالسعادات مبارک بن محمد ابی الکرم معروف بابن اثیر جزری صاحبِ نہایہ وجامع الاصول

44 امام جلیل محب الدین احمد بن عبداللہ الطبری

45 امام شرف الدین حسن بن محمد طیّبی شارح مشکوۃ

46 امام شمس الدین محمد بن یوسف بن علی کرمانی شارح صحیح بخاری

47 علامہ مجد الدین محمد بن یعقوب فیروز آبادی صاحب القاموس

48 امام حافظ الشان ابوالفضل شہاب الدین احمد بن حجر عسقلانی

(جاری ہے)

ایمانِ ابو طالب

جناب ابو طالب سے متعلق جمہور اہلسنت کا نظریہ

ومن المحدثین والشارحین

49 امام جلیل بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد عینی

50 امام شہاب الدین ابوالعباس احمد بن ادریس قرافی صاحبِ تنقیح الاصول

51 امام خاتم الحفاظ جلال الملتہ والدین ابوالفضل عبدالرحمٰن بن ابی بکر سیوطی

52 امام شہاب الدین ابوالعباس احمد بن خطیب قسطلانی شارح صحیح بخاری

53 علامہ عبدالرحمٰن بن علی شیبانی تلمیذ امام شمس الدین سخاوی

54 علامہ قاضی حسین بن محمد بن حسین دیار بکری مکی

55 مولانا الفاضل علی بن سلطان محمد قاری ہروی مکی

56 علامہ زین العابدین عبدالروف محمد شمس الدین مناوی

57 امام شہاب الدین احمد بن حجر مکی

58 شیخ تقی الدین احمد بن علی مقریزی اخباری

59 سید جمال الدین عطاء اللہ بن فضل اللہ شیرازی صاحبِ روضۃ الاحباب

60 امام عارف باللہ سیدی علاء الملۃ والدین علی بن حسام الدین متقی مکی

(جاری ہے)

ایمانِ ابو طالب

جناب ابو طالب سے متعلق جمہور اہلسنت کا نظریہ

ومن المحدثین والشارحین

61 علامہ شہاب الدین احمد خفاجی شارح شفاء

62 علامہ علی بن احمد بن محمد بن ابراہیم عزیزی

63 علامہ محمد حفنی محشیٰ افضل القریٰ

64 علامہ طاہر فتنی صاحب مجمع بحارالانوار

65 شیخ محقق مولانا عبدالحق بن سیف الدین بخاری

66 علامہ محمد بن عبدالباقی بن یوسف زرقانی مصری

67 فاضل محمد بن علی صبان مصری صاحبف اسعاف الراغبین

ومن الفقہاء والاصُولیین

68 امام اجل شیخ الاسلام والمسلمین علی بن ابی بکر برہان الدین فرغانی صاحبِ ہدایہ

69 امام ابوالبرکات عبداللہ بن احمد حافظ الدین نسفی صاحبِ کنز

70 امام محقق علی الاطلاق کمال الدین محمد بن الہمام

71 امام جلال الدین کرلالی صاحبِ کفایہ

(جاری ہے)

ایمانِ ابو طالب

جناب ابو طالب سے متعلق جمہور اہلسنت کا نظریہ

ومن الفقہاء والاصولیین

72 امام محقق محمد بن محمد بن محمد ابن امیر الحاج حلبی

73 امام ابراہیم بن موسٰی طرابلسی مصری صاحبِ مواہب الرحمٰن

74 علامہ ابراہیم بن محمد حلبی شارح منیہ

75 علامہ سعد الدین مسعود بن عمر تفتازانی

76 علامہ محقق زین بن نجیم مصری صاحبِ بحر

77 ملک العلماء بحر العلوم عبدالعلی محمد لکھنوی

78 علامہ سید احمد مصری طحطاوی

79 علامہ سید محمد افندی ابن عابدین شامی

رحم اللہ تعالیٰ علمائنا جمیعا من تاخر منھم و من قدم،

آمین

(جاری ہے)

ایمانِ ابو طالب

پاکستان کے اکابر علماء کا نظریہ

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجد داعظم امام المتقین امام احمد رضا خاں بریلوی حنفی رحمتہ اللہ علیہ نے ابوطالب کے صاحب ایمان نہ ہونے پر اپنے رسالہ شرح المطالب فی مبحث أبی طالب میں تحقیق کا حق ادا کر دیا۔ کچھ عرصہ پہلے جب پاکستان میں اس حوالے سے فتنہ پھیلایا گیا تو اجلاء علمائے کرام نے اس فتنے کو دبانے کے لیے اپنی مواہیر تصدیق و تائید ثابت فرما کر کے اس رسالے کی دوبارہ اشاعت کی، جن میں سے کچھ نمایاں ہستیوں کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:

01 مفتی اعظم پاکستان ابوالبرکات سید احمد قادری صاحب رحمۃ اللہ علیہ
02 شارح بخاری سید محمود احمد رضوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ
03 شیخ الحدیث سید جلال الدین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ
04 حضرت مولانا عبد المصطفیٰ از ہری رحمۃ اللہ علیہ
05 حضرت مولانا محمد عنایت اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ آف سانگلہ ہل
06 حضرت علامہ مفتی ابوالفضل غلام علی اوکاڑوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ
07 مفتی ابو داؤد صادق قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ

(جاری ہے)

ایمانِ ابو طالب

پاکستان کے اکابر علماء کا نظریہ

08 مفتی محمد احسان الحق قادری صاحب رحمۃ اللہ علیہ

09 مصنف کتب کثیرہ حضرت علامہ مفتی فیض احمد اویسی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

10 مفتی عبدالقیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ

11 مفتی محمد حسین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

12 علامہ عبد الحکیم شرف قادری رحمۃ اللہ علیہ

13 شاگرد محدث اعظم پاکستان مفتی محمد امین قادری رحمۃ اللہ علیہ

(جاری ہے)

ایمانِ ابو طالب

قارئین کرام!!!

جناب ابوطالب کے متعلق اہلسنت و جماعت کا عقیدہ با دلائل ہم نے آپ کے سامنے پیش کر دیا ہے کہ جناب ابوطالب کا ایمان لانا ہرگز ثابت نہیں ہے ان کا خاتمہ حالت کفر میں ہوا۔ نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام، تابعین عظام، تبع تابعین، آئمہ مجتہدین، محدثین کرام اور اولیا کرام سب کا یہی عقیدہ تھا۔ مگر بد قسمتی سے اس پر فتن دور میں اہلسنت کا نام استعمال کرنے والے کئی جعلی پیر اور مولوی جناب ابوطالب کا نہ صرف ایمان ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں بلکہ یہاں تک کہتے پھرتے ہیں کہ جو ابوطالب کا ایمان نہ مانے وہ خود بھی مومن نہیں ہے۔ وہ لعنتی ہے اور دشمن اہلبیت ہے (نعوذ باللہ من ذالك)

خدارا انصاف کیجیے !!!

کیا ان لوگوں نے ایک ہی جملے میں ان تمام اکابرین امت کو کافر نہیں کہہ دیا ؟

(العیاذ باللہ)

(جاری ہے)

ایمانِ ابو طالب

حرف آخر

محترم قارئین کرام!!!

قرآن وحدیث اور بزرگانِ دین کے اقوال سے خُوب روشن ہوگیا کہ سلفاً خلفاً جمہور اہلسنت کا یہی موقف رہا کہ ابوطالب کا ایمان ثابت نہیں، نیز یہ بھی واضح کر دیا گیا کہ یہ مسئلہ ضروریات دین سے نہیں کہ خواہ مخواہ اس کو موضوع بحث بنا کر اپنے پوشیدہ ناپاک عزائم کے سامنے اس مسئلہ کو ڈھال بنا کر عظیم ہستیوں کے خلاف زبان طعن دراز کی جائے، مزید یہ کہ کفر ابو جہل و ابولہب اور کفر ابوطالب یکساں نہیں اور نہ طرفین کے کفر کا ثبوت ایک جیسا ہے۔چنانچہ مسئلہ اس نوعیت کا نہیں کہ قائل ایمان ابوطالب پر صرف اس وجہ سے کوئی سخت حکم لگا دیا جائے مگر جب اس بارے میں ہم سے سوال ہو گا تو ہم ضرور یہ کہیں کہ قائلین ایمان ابوطالب والوں کا قول خطا ہے اور ہمارا موقف ان مذکورہ دلائل کی روشنی میں صواب اور درست ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم